ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

صدقے کی بہاریں مع افضل صدقات

(Urdu)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ثَلَاثَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَحْتَ عَرْشِ اللّٰهِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ یعنی قیامت کے روز جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین(3) شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَکْرُوْبِ اُمَّتِیْ جس نے میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کی ہوگی (2) وَمَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا ہوگا، (3) وَمَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ اور جس نے مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں دُرود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے

1... بستان الواعظین، مجلس فی قولہ تعالی ان اللّٰہ وملٰئکتہ...الخ، ص ۲۶۱-۲۶۰، رقم:۱۷

www.dawateislami.net

بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[2] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مشکل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے

---

1 . . . معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبَت دِلاؤں گا۔❀قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔❀نظر کی حِفاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اندھے، گنجے اور کوڑھی کا امتحان

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ، 412صفحات پر مشتمل کتاب ''**عُیُونُ الحکایات**''جلد1 کے صفحہ نمبر210پر صحیح بُخاری شریف کے حوالے سے ایک رِوایت نقل ہے:

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین(3) آدمی تھے اُن میں سے ایک بَرَص (یعنی خون کی خرابی کی وجہ سے جسم پر پڑنے والے سفید دھبّوں) کا مریض، دوسرا گنجا، اور تیسرا اندھا تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن کی آزمائش کیلئے (انسانی صُورت میں) ایک فِرِشتے کو باری باری اُن کے پاس بھیجا۔ سب سے پہلے وہ بَرَص (یعنی کوڑھ) والے مریض کے پاس آیا اور اُس سے پُوچھا: تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا: مجھے اچھی رنگت اور خُوبصُورت جِلد پسند ہے کیونکہ (اِن سفید دھبّوں اور خراب جلد کی وجہ سے) لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ چُنانچہ فِرِشتے نے اُس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُس کی وہ بیماری ختم ہوگئی نیز اُس کی رنگت اچھی اور جِلد خُوبصُورت ہو گئی۔ فِرِشتے نے پھر اُس سے پُوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: مجھے اونٹ پسند ہے۔ اُسی وقت اُسے ایک حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور فِرِشتے نے دُعا دی: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے اِس میں برکت دے۔ اِس کے بعد وہ فِرِشتہ گنجے کے پاس آیا اور اُس سے پُوچھا: تجھے کیا چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: مجھے خُوبصُورت بال زیادہ پسند ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرا یہ گنج پن ختم ہوجائے، کیونکہ اِس کی وجہ سے لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں۔ فِرِشتے نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو اُس کا گنج پن ختم ہوگیا اور اُسے خُوبصُورت بال عطا کر دیئے گئے، پھر فِرِشتے نے اُس سے

پُوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: مجھے گائے بہت پسند ہے۔چُنانچہ اُسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی اور فرشتے نے اُس کے لئے بھی دُعا کی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے لئے اِس میں برکت دے۔ آخر میں وہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اُس سے بھی پُوچھا کہ تجھے کیا چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بینائی عطا کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے بینائی عطا فرما دی۔ پھر اُس سے پُوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اُس نے کہا: بکریاں۔ چُنانچہ اُسے ایک گابھن بکری دے دی گئی۔ اب اونٹنی، گائے اور بکری نے بچے دینا شروع کئے اور کچھ ہی عرصے میں ان تینوں کے جانوروں میں اتنا اِضافہ ہو گیا کہ ایک کے اونٹوں، دُوسرے کی گائے اور تیسرے کی بکریوں سے ایک ایک میدان بھر گیا۔ پھر فرشتہ اُس بَرَص (یعنی کوڑھ) کے مَرَض والے کے پاس اُس کی پہلی صُورت یعنی بَرَص کی حالت میں آیا اور اس سے کہا: میں ایک غریب و مسکین ہوں، اور میرا زادِ راہ ختم ہو گیا ہے واپس جانے کی کوئی صُورت نظر نہیں آتی، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے اور میں تیری مَدَد کا طَلَب گار ہوں۔ جس ذات نے تجھے خُوبصورت رنگت و جِلد اور اِس قدر مال عطا کیا ہے، میں تجھے اس کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے ایک اُونٹ دے دے تاکہ میں اپنی منزل تک پہنچ سکوں۔ یہ سُن کر اُس شخص نے اِنکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھ پر تو پہلے ہی بہت ساری ذِمّے داریاں اور حُقُوق ہیں۔ فرشتے نے کہا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں تجھے جانتا ہوں، کیا تُو وہی نہیں جس کو بَرَص کی بیماری لاحق تھی اور لوگ تجھ سے نفرت کیا کرتے تھے اور تُو فقیر و محتاج تھا، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے مال عطا کیا۔ اُس نے کہا: مجھے تو یہ سارا مال وِراثت میں مِلا ہے اور نسل دَر نسل یہ مال مجھ تک پہنچا ہے۔ فرشتے نے کہا: اگر تُو اپنی اِس بات میں جُھوٹا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تُو پہلے تھا۔ پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس اُس کی پہلی صُورت میں آیا اور اُس سے بھی وہی بات کہی جو بَرَص والے سے کہی تھی۔ اس نے بھی بَرَص والے کی طرح جواب دِیا۔ فرشتے نے کہا: اگر تُو اپنی بات میں جُھوٹا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے تیری پہلی والی حالت پر لوٹا

www.dawateislami.net

دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اُس کی پہلے والی حالت میں آیا اور کہا: میں ایک مسکین و مسافر ہوں اور میرا زادِ راہ ختم ہو چکا ہے۔ ایسی حالت میں اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکتا، مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات سے اُمید ہے اور اس کے بعد مجھے تیرا آسرا ہے۔ میں اُسی ذات کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، جس نے تجھے آنکھیں عطا فرمائیں کہ مجھے ایک بکری دے دے تاکہ میں اپنی منزل تک پہنچ سکوں۔ تو وہ کہنے لگا: واقعی میں پہلے اندھا تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آنکھیں عطا فرمائیں اور غریب تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے غنی کر دیا، تُو جتنا چاہے اِس مال میں سے لے لے اور جتنا چاہے چھوڑ دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تُو جتنا مال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر لینا چاہے لے لے، میں تجھے مَشَقَّت میں نہ ڈالوں گا (یعنی منع نہ کروں گا)۔ یہ سُن کر فرشتے نے کہا: تیرا مال تجھے مُبارک ہو، یہ سارا مال تُو اپنے پاس ہی رکھ۔ تم تینوں کا اِمتحان لیا گیا تھا، تیرے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہے اور تیرے دونوں دوستوں (یعنی کوڑھی اور گنجے) کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ ضرورت مندوں کی مَدَد کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ مال سے اُن کی ضرورتیں پوری کرنا، رِضائے اِلٰہی کا ذریعہ ہے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ باوجودِ قُدرت صَدَقہ و خَیرات بالخُصوص صَدَقاتِ واجبہ مثلاً زکوۃ و فِطرہ وغیرہ نہ دینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اُس کی عطا کردہ نعمتوں کی ناشُکری ہے۔ لہٰذا ہمیں صَدَقاتِ واجبہ کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ نفلی طور پر بھی خُوب خُوب صَدَقہ و خَیرات کرتے رہنا چاہئے۔

دولتِ دُنیا سے بے رَغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص218)

1 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث ابرص واعمی ... الخ، ۲/۴۶۳، حدیث: ۳۴۶۴

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مدنی سوچ پر قُربان جایئے کہ بارگاہِ رِسالت میں عرض کر رہے ہیں کہ مجھے دُنیا کی دولت سے بے رَغبت کر دیجئے اور میری حاجت سے زائد مجھے مال عطا نہ کیجئے، سُبحان اللہ عَزَّوَجَلَّ، آیئے! ہم بھی بارگاہِ رِسالت میں عرض کرتے ہیں کہ آقا!

دولتِ دُنیا سے بے رَغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ کوئی بھی ملک خواہ مَعاشی طور پر کتنا ہی تَرَقّی یافتہ کیوں نہ ہو، لیکن عام طور پر اُس میں لوگوں کا ایک ایسا طبقہ بھی ہوتا ہے جو مُختلف وُجوہات کے باعث غُربت واَفلاس کا شکار ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی کَفالت کی ذِمّے داری، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صاحبِ حَیْثِیَّت اَفراد کے سپُرد کی ہے۔چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مالدار مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی،تاکہ وہ اپنی زکوٰۃ کے ذریعے مُعاشرے کے کمزور اور نادار طبقے کی مَدد کریں اور دولت چند لوگوں کی مُٹھیوں میں قید ہونے کے بجائے مُعاشرے کے ستائے ہوئے غریب اَفراد تک بھی پہنچتی رہے،تاکہ مُعاشرے میں مَعاشی توازُن کی فضَا قائم ہو۔

یاد رہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سب کو دولت مند بنا دیتا اور کوئی بھی شخص غریب نہ ہوتا، لیکن اُس نے اپنی مَشِیَّت سے کسی کو اَمیر بنایا تو کسی کو غریب تاکہ اَمیر کو اس کی دولت اور غریب کو اس کی غُربت کے سبب آزمائے۔ جیسا کہ پارہ 8 سورۃ الاَنعام کی آیت نمبر 165 میں ارشادِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ ہے

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىٕفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْؕ (پ۸، الانعام:۱۶۵)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اُس چیز میں جو تمہیں عطا کی۔

صدرُالافاضل حضرت علامہ مولانا سیِّد مفتی محمد نعیم الدّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں: یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پا کر کیسے شُکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سُلوک کرتے ہو۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ اور اِس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ دُنیا دارُالامتحان (یعنی آزمائش کا گھر) ہے، یہاں کسی کو نعمتوں اور عطاؤں کے ذریعے آزمایا جارہا ہے، تو کسی کو ان چیزوں سے محروم کرکے آزمائش میں ڈالا جاتا ہے کہ نعمتیں ملنے پر کون کس انداز میں شکر یا ناشُکری کرتا ہے اور نعمتیں نہ ملنے پر کون کس طرح صبر یا بے صبری سے کام لیتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر حال میں صبر و شکر سے کام لیتے ہوئے شرعی اَحکامات پر عمل کے ساتھ ساتھ خُوش دِلی کے ساتھ بکثرت صَدَقہ و خَیرات کیا کریں اور اپنی آخرت کے لئے اَجر و ثَواب کا ذَخیرہ اِکٹھا کرنے میں مصروف رہیں۔ قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر صَدَقہ و خَیرات کرنے کی ترغیب و تاکید بیان کی گئی ہے، جیسا کہ پارہ 27 سورۃ الحدید کی آیت نمبر 10 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ (پ۲۷، الحدید:۱۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے۔

"سب کا وارث اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے" اس کی وضاحت کرتے ہوئے صدرُالافاضل حضرت علامہ مولانا سیِّد مفتی محمد نعیم الدّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی مِلک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خُدا کی راہ میں خرچ کرو تو ثواب بھی پاؤ۔[2] اسی طرح ایک اور مقام پر صَدَقے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا گیا:

1... خزائن العرفان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ:۱۶۵، ص۲۸۵

2... خزائن العرفان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ:۱۰

www.dawateislami.net

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ﴿۹۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو اور تم جو کچھ خَرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔ (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۲)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ یہاں خَرچ کرنا عام ہے، تمام صَدَقات کا یعنی واجِبہ ہوں یا نافِلہ سب اِس میں داخل ہیں۔ حسن کا قَول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبُوب ہو اور اُسے رضائے الٰہی کے لئے خَرچ کرے، وہ اس آیت میں داخل ہے، خواہ ایک کھجور ہی ہو۔

(حضرتِ سَیِّدُنا) عمر بن عبدُ العزیز (رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) شَکَر کی بوریاں خرید کر صَدَقہ کرتے تھے، اُن سے کہا گیا: اِس کی قیمت ہی کیوں نہیں صَدَقہ کر دیتے؟ فرمایا: شَکَر مجھے محبُوب و مرغُوب ہے، یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خَرچ کروں۔[1]

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں
شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 316)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خُود اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا محبُوب ترین مال اپنی راہ میں خَرچ کرنے کی ترغیب اِرشاد فرما رہا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ کَنجُوسی سے کام لینے کے بجائے، دل کھول کر صَدَقہ و خَیرات کیا کریں۔ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا دِیا ہوا ہے، لہٰذا اُسی کے دیئے ہوئے مال میں سے اُسی کی رِضا کیلئے صَدَقہ کرنا، یقیناً نعمتوں میں مزید اضافے کا باعث ہوگا، جبکہ

1 ... تفسیر مدارک، اٰلِ عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ص ۱۷۲

www.dawateislami.net

اس کے برعکس قُدرت کے باوُجُود صَدَقہ و خَیرات سے ہاتھ روک لینا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں سے مَحرُومی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

حضرت اَسْماء بِنْتِ ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ مُحَمَّد رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: ہاتھ نہ روکو، ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مال یقیناً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نہایت ہی عظیمُ الشان نعمت ہے، لٰہذا جسے اللّٰہ تعالٰی نے مال و دولت کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، اسے چاہئے کہ وہ اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اسے بِلا ضرورت جمع کر کے نہ رکھے اور نہ ہی فضول کاموں میں ضائع کرے، بلکہ اپنے ماں باپ، بیوی بچّوں، بہن بھائیوں، رشتے داروں، غریبوں، مِسکینوں اور محتاجوں پر جائز طریقے سے خرچ کر کے صدقہ و خَیرات کے فوائد و ثَمرات حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرے، کیونکہ جو شخص مال کو اِخلاص کے ساتھ نیکی کے کاموں میں خرچ کرتا ہے، اُس کی دُنیا و آخرت سنور جاتی ہے، ایسا بندہ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اور اُس کے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا محبوب اور ثوابِ آخرت کا حقدار قرار پاتا ہے۔ قرآنِ کریم کے علاوہ احادیثِ مُبارکہ میں بھی کئی مقامات پر صَدَقہ و خَیرات کی ترغیبیں اور فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب اس ضمن میں 5 احادیثِ مبارکہ سُنتے ہیں:

1. رَبّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنے خزانے میں سے میرے پاس کچھ جمع کر دے، نہ جلے گا، نہ ڈوبے گا، نہ چوری کیا جائے گا۔ میں اُس وقت تجھے پورا بدلہ دوں گا، جب تو اُس کا زیادہ ضرورت مند ہو گا۔[2]
2. بَاکِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَآءَ لَا یَتَخَطَّی الصَّدَقَۃَ یعنی صبح کا آغاز صَدَقے سے کیا کرو، کیونکہ مُصیبت صَدَقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[3]

---

1 ... بخاری، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی الصدقۃ، ۱/۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳

2 ... شعب الأیمان، باب في الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۱، حدیث: ۳۳۴۲

3 ... شعب الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳

www.dawateislami.net

3. اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ وَتَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَيُذْهِبُ اللّٰهُ الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ یعنی بے شک مسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری موت کو دُور کرتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ (اس کی برکت سے صَدَقہ دینے والے سے) تکبُّر و تفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) کو دُور کر دیتا ہے۔[1]

4. اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ وَاِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ یعنی بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلا شُبہ مسلمان، قیامت کے دن اپنے صَدَقے کے سائے میں ہو گا۔[2]

5. اِنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ لِمَنِ احْتَسَبَهَا يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ ، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر صَدَقہ کرے، تو وہ صَدَقہ اُس کے اور دوزخ کے درمیان رُکاوٹ بن جاتا ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ صَدَقہ، مصیبت و بَلا کو روک دیتا ہے، صَدَقہ عمر کو بڑھاتا ہے، صَدَقہ بُری موت کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ تکبُّر کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ فخر کو دُور کرتا ہے، صَدَقہ قبر کی گرمی بُجھاتا ہے، صَدَقہ قِیامت کے دن سایہ ہو گا، صَدَقہ دوزخ کے عذاب سے بچائے گا۔

دے نَزْع و قبر و حشر میں ہر جا اَمان اور
دوزخ کی آگ سے بچا یا ربِّ مُصطفٰے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص132)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف و بُزرگانِ دین میں صَدَقہ و خَیرات کا جذبہ اِس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بسا اَوقات تو وہ مُبارک ہستیاں اپنی ضروریات کو اپنے مسلمان بھائی کی

---

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقه، ۳/۲۸۴، حدیث: ۴۶۰۹

2 ۔۔۔ شعب الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقة التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷

3 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقة، ۳/۲۸۶، حدیث: ۴۶۱۷

www.dawateislami.net

ضرورت پر قُربان کردِیا کرتی تھیں۔ آیئے ترغیب کے لئے ایک عظیمُ الشّان واقعہ سُنتے ہیں چُنانچہ

بے مِثال توکُّل اور لاجواب صَدَقہ

اُمُّ المؤمنین، حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ، طَیِّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ ایک مسکین نے آپ سے سوال کیا جبکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روزے سے تھیں اور گھر میں سِوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی باندی سے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، تو باندی نے کہا: آپ کی اِفطاری کیلئے اس کے سِوا کچھ نہیں، حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: اِسے وہ روٹی دے دو، باندی کہتی ہیں کہ میں نے وہ روٹی اُسے دے دی، ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ اہلِ بیت نے یا کسی اور شخص نے جو ہدیہ دِیا کرتا تھا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بطورِ ہدیہ ایک بکری بھجوائی، لانے والا اُس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لے کر آیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مجھے بُلا کر فرمایا: لو اس میں سے کھاؤ یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تھا اللہ والوں کا طرزِ عمل کہ جو کچھ بھی ہوتا، صَدَقہ کر دیتے یہی وجہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے صَدَقے کے سبب اُنہیں بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف "**فیضانِ سُنّت**" کے صفحہ 513 پر ایک واقعہ نقل کرتے ہیں: اپنے دَور کے اَبدال حضرت سَیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (یعنی مانگنے والے) نے صدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب مِلا: چار (4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ اُنہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: تیس (30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیئے تھے، یہ

---

1 ... شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فیما جاء فی الایثار، ۳/ ۲۶۰، حدیث: ۳۴۸۲

www.dawateislami.net

تیس (30) کس حساب سے آئے! کہنے لگیں: تیس (30) انڈے سالم ہیں اور دس (10) ٹُوٹے ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا شیخ علامہ یافعی یمنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض حضرات اِس حِکایت کے مُتَعَلِّق یہ بَیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے، اُن میں تین (3) سالم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ ربّ تعالیٰ نے ہر ایک کے بدلے دس دس (10،10) عطا فرمائے۔ سالم کے عِوَض سالم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔[1]

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں

شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش، ص 316)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ''ضیائے صَدَقات'' کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدَقے سے مُتَعَلِّق مفید معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب ''**ضیائے صَدَقات**'' کا مطالعہ انتہائی مُفید ہے۔ یہ کتاب 19 ابواب پر مشتمل ہے، جس میں صَدَقے سے مُتَعَلِّق مختلف موضُوعات پر تفصیلی مواد موجود ہے، مثلاً صَدَقہ کے معنی و اَقسام، فرض زکٰوۃ کا بَیان، زکٰوۃ کسے دی جائے، صلۂ رحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، مال جمع کرنا کیسا؟ بُخل کی مَذَمَّت وغیرہ وغیرہ، اِس کتاب کے مطالعے سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرما کر خُود بھی اس کا مطالعہ فرمایئے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی بھرپور ترغیب دلایئے۔ اس کے علاوہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا رِسالہ ''مدینے کی مچھلی'' اور مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ ''صدقے کا اِنعام'' پڑھنا بھی بے حد مُفید ہوگا۔ ان شاء اللہ عَزَّ

---

1 . . . روض الریاحین، الحکایۃ الخامسۃ والعشرون...الخ، ص ۲۷ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

وَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف و بُزرگانِ دین نہ صرف خُود بکثرت صَدَقہ و خَیرات کیا کرتے تھے، بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اِس کارِ خَیر کی ترغیب دِیا کرتے تھے، آیئے اِس ضمن میں 3 اَقوال سُنتے ہیں:

﴿1﴾ ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیْرُالْمُؤمِنین حضرت سیِّدُنا علِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرچ کرو کیونکہ خَرچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہوجائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرچ کرو کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا۔[1]

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زَر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص513)

﴿2﴾ سخاوت کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پُوچھا گیا کہ سخاوت کیا ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنا مال خُوب خَرچ کرنا۔ پھر پُوچھا: حَزم (اِحتیاط) کیا ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مال روکے رکھنا۔

1 . . . احیاء العلوم، ۳/۳۸۷

پھر پُوچھا گیا: اِسراف کیا ہے؟ فرمایا: اِقْتِدار کی چاہت میں مال خَرْچ کرنا۔[1]

﴿3﴾ جُودوکَرَم ایمان میں سے ہے

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دِیْن کے گناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔[2]

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یا ربّ
پڑوس خُلد میں سَرور کا ہو عطا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص82)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگ محتاجی کا بہانہ بنا کر صَدَقہ و خَیرات کے معاملے میں سُستی و بُخْل سے کام لیتے اور حال پوچھنے پر شکوے شکایات کے انبار لگا دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے نہ تو مال میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے اور نہ ہی راہِ خدا میں مال دینے کیلئے امیر و کبیر ہونا شرط ہے جیسا کہ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَۃٍ یعنی صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔[3] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَۃٍ یعنی آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے[4]

اس حدیثِ پاک میں اُن لوگوں کیلئے ڈھارس ہے، جو مَعاشی پریشانیوں میں مُبتلا ہونے کے باوجود صَدَقہ و خَیرات تو کرتے ہیں مگر معمولی چیز صَدَقہ کرنے کی وجہ سے دل چھوٹا کر لیتے ہیں

1 ... احیاء العلوم، ۳/۳۹ملخصاً

2 ... احیاء العلوم، ۳/۴۰ملخصاً

3 ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، حدیث: ۲۲۷۰، ۱/۶۱۹

4 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ۴/۲۵۷، حدیث: ۶۵۴۰

www.dawateislami.net

حالانکہ صَدَقہ چاہے کم ہو یا زیادہ، اگر مالِ حلال سے اِخلاص کے ساتھ دِیا جائے تو یقیناً ثواب کے لحاظ سے بہت ہی عُمدہ ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت مولانا مفتی نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: صَدَقہ دینے میں تھوڑی چیز کو بھی حقیر نہ جانو، اگرچہ زیادہ کی استطاعت بھی ہو، ہاتھ پہنچتا ہے (یعنی انسان صَدَقہ دینے کا اِرادہ کرلیتا ہے) مگر شیطان روکتا ہے، نفس آڑے آتا ہے، ایک شیطان کیا ستّر (70) شیطان صَدَقے سے باز رکھتے ہیں۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوا: انسان اپنا صَدَقہ ستّر (70) شیطانوں کے جبڑے چیر کر نکالتا ہے۔[1] تو ایسی حالت میں تھوڑا ہی دے اور اُسے حقیر جان کر بالکل لَا تَعَلُّق نہ ہو، کیونکہ تھوڑی چیز سے بھی محتاج کی ضرورت کسی حد تک پوری ہو گی اور بُخْل کی جڑ دل پر جمنے میں کچھ تو کمی آئے گی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ دُنیا فانی ہے اور اِس سے دل لگانا بہت بڑی نادانی ہے، کیونکہ ہم میں سے ہر کسی کو ایک نہ ایک دن موت آنی ہے، لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہوئے کاموں میں لگ جائے، عبادتِ الٰہی کی کثرت کرے، سنّتوں بھری زندگی گزارے، بقدرِ ضرورت حلال روزی کمائے، مال سے ہرگز دل نہ لگائے، مالِ حرام کمانے سے بالکل بچے اور ہمیشہ صرف اور صرف حلال ہی کمائے اور اس حلال مال کو بھی اپنی جائز حاجتوں اور ضروریات میں خرچ کرتا رہے اور اسی حلال مال سے راہِ خدا میں خُوب خُوب صَدَقہ وخَیْرات کرکے غریبوں، مسکینوں، حاجت مندوں، اپنے قریبی رشتے داروں اور دینی طَلَبۂ کرام کا سہارا بنے، اُن کے دُکھ دَرد کو اپنا دُکھ دَرد سمجھے اور اُن کی دُعائیں لینے کی کوشش کرے۔ مگر افسوس! آج کل صَدَقہ وخَیْرات کے ذریعے غریبوں کی مَدَد کرنے اور نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کے بجائے فضول اور غیر ضروری کاموں کیلئے تو اپنے خزانے کے مُنہ کھول دیئے جاتے ہیں، مگر اس بات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی کہ

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب ارغام الشیطان بالصدقۃ، ۳/۲۸۲، حدیث: ۴۶۰۱

2 ... فضائلِ دُعا، ص۲۷۶ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

ہمارے اِرد گرد مُعاشرے کے ٹھکرائے ہوئے بہت سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں، جن کے پاس نہ تو سر چُھپانے کیلئے مُناسب جگہ ہے، نہ تَن ڈھانپنے کیلئے اچھا لباس ہے اور نہ ہی پیٹ کی آگ بُجھانے کیلئے بقدرِ ضرورت روٹی۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی جائز خُوشیوں کے ساتھ ساتھ حتّی الامکان ایسے سفید پوش لوگوں کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھیں اور اُن کے ساتھ ہمدردی بھرا سُلوک کریں۔

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ایک لُقمہ روٹی، ایک مُٹھی کھجور یا اِس کے علاوہ کوئی اَور چیز جس سے مسکین کو فائدہ پہنچے۔ اُس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تین (3) اَفراد کو جنّت میں داخل فرماتا ہے۔ (1) صاحبِ خانہ جس نے حکم دیا (2) زوجہ کہ اُسے تیار کرتی ہے (3) خادم جو مسکین کو دے آتا ہے۔ پھر رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حمد ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے، جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا (یعنی اُنہیں بھی کارِ خیر میں اپنی قُدرت کے مطابق حصّہ ملانے اور صَدَقہ غریب تک پہنچانے کی وجہ سے جنّت میں داخل فرمادیتا ہے)۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ عام غریبوں کی تو ہم خُوب مَدد کرتے ہیں اور نیک کاموں میں بھی مالی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، مگر چراغ تلے اندھیرا کے مصداق اپنے ہی ضرورت مند رشتے داروں کو بھول جاتے ہیں، لہٰذا اُنہیں بھی یادرکھا جائے اور اُن کی خُودداری کو ٹھیس پہنچائے بغیر انتہائی اَحسن انداز میں ان کی مَدد کی جائے بلکہ اُنہیں اَوّلِین ترجیح دی جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مختلف مدنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو جانا چاہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آج کے اس پُر فتن دَور میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی ہمیں سُنّتوں بھرا پاکیزہ ماحول مہیّا کر رہی ہے۔ اس مدنی

---

1 ... معجم اوسط، من اسمہ محمد، باب المیم، ۸۹/۴، حدیث: ۵۳۰۹

ماحول سے وابستہ ہو کر نہ جانے کتنے گناہ گاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے توبہ کی توفیق ملی اور اب وہ صلوٰۃ وسُنّت کے پابند ہو کر ایک باعمل و باکردار مسلمان کی حیثیت سے زندگی گزار رہے ہیں۔ آیئے! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنے آپ کو مدنی کاموں میں مشغول کر کے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی مدنی بہار سُنتے ہیں: چنانچہ

عاشقانِ رسول کی صحبت نے کیا سے کیا بنادِیا

لائنزایریا، بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح بیان ہے کہ پہلے میں بھی ایک عام سا ماڈرن اور بے نمازی لڑکا تھا، زندگی کے شب و روز غفلتوں اور گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ ماہِ رمضانُ المبارک ۱۴۲۳ ھ میں ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہمارے ہی علاقے کی فیضانِ رضا مسجد (لائنزایریا) میں ہونے والے سنّتوں بھرے اِجتماعی اِعتکاف میں بیٹھنے کی ترغیب دلائی، میں نے حامی بھرلی اور گھر والوں سے اجازت لے کر رمضانُ المبارک کے آخری عشرے میں مُعتکِف ہو گیا۔ اِعتکاف میں عاشقانِ رسول کی صحبتوں کی برکتوں سے خوب مالا مال ہوا اور اِعتکاف میں عمر بھر کیلئے پنج وقتہ نمازی بنے رہنے کا پختہ عزم کر لیا، دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ داڑھی منڈانے سے بھی توبہ کر لی۔ ہاتھوں ہاتھ عمامہ شریف بھی سجا لیا اور سنّت کے مطابِق مَدَنی لباس کی بھی نیّت کرلی۔ عید کے دوسرے دن عاشقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرا سفر کیا اوراِس مبارک سفر کی بَرَکت سے میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ہو کر رہ گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے کہ مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مجھ سے نہ چھوٹے۔ اب میں فیشن ایبل ماڈرن لڑکا نہ رہا تھا۔ اعتِکاف اور ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے کے سفر کے دوران عاشقانِ رسول کے قُرب نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے کیا سے کیا بنا دیا۔ مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم بالائے کرم ہے کہ میں یہ بیان دیتے وقت اپنے علاقے میں مَدَنی انعامات کے ذمہ دار کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت بجالا رہا ہوں۔

www.dawateislami.net

فضلِ ربّ سے گناہوں کی عادت چُھٹے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمھیں خوب جذبہ ملے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے رشتے داروں پر صدقہ کرنے کی ترغیب واہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِنَّ الصَّدَقَۃَ عَلٰی ذِیْ قَرَابَۃٍ یُضَعَّفُ اَجْرُھَا مَرَّتَیْنِ یعنی بے شک اہلِ قرابت پر صَدَقہ کرنے کا ثواب دوگنا بڑھا کر دِیا جاتا ہے۔[1]

آیئے! بطورِ ترغیب صَدَقہ و خَیرات کرنے کی برکتوں پر مشتمل 2 ایمان افروز حکایات سُنتے اور اُن سے نصیحت کے مدنی پھول چُنتے ہیں چُنانچہ

ایک روٹی کا ثواب

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے منقول ہے: عبدُاللہ نامی ایک راہب 60 سال تک عبادت میں مشغول رہا۔ پھر ایک عورت کے فتنے میں مبتلا ہو کر 6 راتیں گناہ میں مُبتلا رہا، پھر اُسے اپنے گناہ پر نَدامت ہوئی تو دوڑتا ہوا مسجد کی طرف آیا، وہاں 3 بھوکوں کو پایا تو ایک روٹی اُن پر صَدَقہ کر دی اور اُس کا اِنتقال ہو گیا۔ جب اُس کے اَعمال کا وزن ہوا تو ایک پلڑے میں 60 سال کی عبادت اور دُوسرے پلڑے میں 6 دن کے گناہ رکھے گئے تو گناہ، عبادت پر غالب آگئے، لیکن جب صَدَقہ کی ہوئی روٹی رکھی گئی تو وہ اُن گناہوں پر غالب آگئی۔[2]

یا خدا! رحمت تِری حاوی ہے تیرے قہر پر
فضل و رحمت کے سہارے جی رہا بدکار ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 478)

1...معجم کبیر، ۲۰۶/۸، حدیث: ۷۸۳۴

2...شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل ماجاء فی الایثار، ۲۶۲/۳، حدیث: ۳۴۸۸ ملتقطاً و بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدَقے کی روٹی نے اژدھے سے بچالیا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب ''**عیونُ الحکایات** (حصّہ دُوم)'' صفحہ 197 پر ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا سالم ابو جَعد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: حضرت سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کا ایک جھگڑالو شخص لوگوں کو بہت تنگ کیا کرتا تھا۔ جب لوگ اُس کی تکلیفوں سے بہت زیادہ تنگ ہوئے تو حضرت سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض کی: حُضور! اُس شخص کیلئے بددُعا کیجئے، ہم اُس سے بہت تنگ آچکے ہیں۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: جاؤ! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! تمہیں اُس کے شَر سے خَلاصی مل جائے گی۔ لوگ واپس چلے گئے۔ وہ شخص روزانہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور اُنہیں بیچ کر اپنے اور اپنے اہل و عیال کے گزر بَسَر کا اِنتظام کرتا۔ حسبِ معمول اُس دن بھی وہ جنگل گیا، اُس کے پاس 2 روٹیاں تھیں، ایک خُود کھالی اور دوسری صَدَقہ کردی۔ پھر لکڑیاں کاٹ کر صحیح و سالم واپس گھر چلا آیا۔ لوگوں نے جب اُسے صحیح و سالم آتا دیکھا تو حضرت سیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں عرض کی: حضور! وہ شخص صحیح و سالم ہے، ابھی تک اُس پر کسی قسم کی کوئی مصیبت نازل نہیں ہوئی۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُس شخص کو بُلا کر فرمایا: اے نوجوان! آج تُو نے کون سا نیک کام کیا ہے؟ کہا: آج حسبِ معمول جب میں جنگل گیا تو میرے پاس 2 روٹیاں تھیں، ایک میں نے کھالی اور دوسری صَدَقہ کردی، اِس کے علاوہ تو کوئی اور نیک کام مجھے یاد نہیں۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: لکڑیوں کا گٹھا کھولو! جب گٹھّا کھولا تو اُس میں کھجور کے تنے جتنا موٹا بہت ہی زہریلا سیاہ اژدہا موجود تھا۔ حضرت سَیِّدُنا صالح عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے شخص! تجھے اِس خطرناک زہریلے اژدھے سے تیری صَدَقہ کی ہوئی ایک روٹی نے بچالیا۔ [1]

1...عیون الحکایات، حصہ دوم، ص۱۹۷ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن واقعات کو سُن کر ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ شیطانی وسوسہ آئے کہ ''**اب تو مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کی آزادی مل گئی ہے، جو چاہے کرتے پھرو، صَدَقے سے تمام گُناہ معاف ہو جائیں گے**''، یقیناً یہ شیطان کا بہت بڑا وار ہے، کیونکہ اگر اِن گناہوں کے اِرتِکاب کی کُھلی چھوٹ دے دی جائے تو مُعاشرے میں کسی کا مال سَلامت رہے گا اور نہ ہی عزّت! بلکہ ہمارا مُعاشَرہ ''**دَرِندوں کے جنگل**'' کا منظر پیش کرنے لگے گا، لہٰذا اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو تکلیف دے اور پھر صَدَقہ دے کر خُود کو یوں منا لے کہ اب تو میں بخش دیا جاؤں گا تو یقیناً یہ انتہائی درجے کی بے باکی ہے۔ ایسوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہئے، کیونکہ احادیثِ مُبارکہ میں مسلمانوں کی دل آزاری کے بارے میں شدید وعیدیں ذکر کی گئی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صفحہ 444 پر تحریر فرماتے ہیں کہ بے شک مسلمان کی تَحقِیر (یعنی اُس کو حقیر جاننا) یا اُس کا مذاق اُڑانا اور دل دُکھانا، حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

بَحر و بَر کے بادشاہ، دو عالم کے شَہَنْشاہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ یعنی جس نے کسی مسلمان کو اِیذا دی، اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی، اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی۔ (1)

بہر حال یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّت پر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی ایک گناہ پر گرفت فرمالے اور چاہے تو کسی ایک نیکی پر یا محض اپنے فضل و کرم سے یوں ہی مغفرت و بخشش کا پروانہ عطا فرمادے۔ ہمیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی اُمید رکھنے کے ساتھ ساتھ اُس کی خُفیہ تدبیر سے بھی ہر دم ڈرتے ہوئے عافیت کا

---

1 ۔۔۔ معجم اوسط، باب السین، من اسمه سعید، ۲/۳۸۷، حدیث: ۳۶۰۷

www.dawateislami.net

سوال کرنا چاہیے اور اپنی نیکی و صدَقے یا آئندہ توبہ کرلینے کے بَل بُوتے پر گناہوں کا سلسلہ جاری رکھنے سے گُریز کرنا چاہیے۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نورُالعرفان صَفْحَہ 376 پر سورۂ یوسُف کی آیت نمبر 9 کے تَحت فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گناہ کرنا کُفر ہے۔ ایک مقام پر کچھ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: توبہ کے اِرادے سے گناہ کرنا کُفر ہے کہ چلو گناہ میں حرج ہی کیا ہے؟ کل توبہ کرلیں گے، یہ توبہ نہیں بلکہ شریعت کا مذاق اڑانا ہے اور خدائے تعالیٰ پر اَمْن (یعنی اس سے بے خوف ہو جانا ہے اور) یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ (1)

حضرت شیخ ابنِ عَبّاد شاذلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: اہلِ معرفت نے کہا کہ وہ جھوٹی اُمید جو آدمی کو مغرور اور عمل سے غافل کر دے، گناہوں پر دَلیر بنادے، حقیقتاً اُمید ہے ہی نہیں، بلکہ شیطان کی طرف سے دھوکہ اور فریب ہے۔ اسی طرح حضرت سَیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام کی نافرمانی کرتے ہوئے رحمت کی اُمید رکھنا جہالت اور بے وقوفی ہے۔ (2)

آہ! طُغیانیاں گناہوں کی
پار نیّا مِری لگا یا ربّ
نفس و شیطان ہو گئے غالب
اِن کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص79)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۳/۳۶۰

2 . . . اشعة اللمعات، کتاب الرقاق، باب استحباب المال والعمر للطاعة، الفصل الثانی، ۴/۲۵۲-۲۵۱

www.dawateislami.net

مجلس عُشر واطراف گاؤں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد قسمتی سے آج کل علمِ دین سے دُوری اور دُنیاداری نے کاشت کار مسلمانوں کو عُشر وزکوٰۃ جیسی عظیم عبادَت کی بجاآوری سے دُور کررکھا ہے،چُنانچہ مسلمانوں کی خیر خواہی اور عُشر کی اَہَمِّیت کے پیشِ نظر مسلمانوں میں اِس عظیم مالی عبادَت کو اَدا کرنے کا شعور بیدار کرنے اور اُنہیں عدمِ اَدائیگی کے گناہ سے بچانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **"مجلسِ عُشر واطراف گاؤں"** کا قِیام عمل میں لایا گیاہے۔ عُشر درحقیقت زمین کی زکوٰۃ ہے۔ زمین میں جو فصلیں وغیرہ ہوتی ہیں، اُس کا دَسواں(1/10) حِصّہ اور بعض اوقات بیسواں(1/20) حصّہ پیداوار کی زکوۃ فرض ہوتی ہے، لہٰذا عُشر کے دنوں میں ہفتہ وار اور دیگر سُنّتوں بھرے اجتماعات میں راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بیان کرکے دعوتِ اسلامی کو عُشر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے۔

اس شعبے کے ذِمہ داران، عُشر کی وصولی کے لیے وقتاً فوقتاً کسانوں،زمینداروں، باغات کے مالکان وغیرہ سے اِنفرادی کوشش کے ذریعے رابطہ کرتے رہتے ہیں، **"کسان اجتماعات"** کا بھی اِنعقاد کیا جاتا ہے،رِسالہ **"عُشر کے احکام"** تقسیم کرکے عُشر دینے کا ذہن دِیا جاتا ہے۔

بالخصوص زمینداروں کو چاہئے کہ عشر کے بارے میں معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُالمدینہ کے مطبوعہ 48صفحات پر مشتمل رسالے "عُشر کے اَحکام"اور"چندہ کرنے کی شرعی اِحتیاطیں"کالازمی مطالَعہ کریں اور شریعت کے مطابق اپنی فصلوں کی زکوۃ نکالنے کے بارے میں دارُ الافتاءاہلسنت سے ضرور رہنمائی حاصل کریں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں   اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے، صَدَقہ وخَیرات کا جذبہ دل میں پیدا کرنے اور دُنیا و آخرت میں سرخروئی پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے اور نیکیوں پر استقامت کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔

ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف**" بھی ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں سے عرض ہے کہ حُصُولِ ثواب کیلئے یومِ تَعْطِیْل اِعْتِکاف کی ترکیب فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَسجِد میں رضائے خُداوندی کے حُصُول کی خاطر بیٹھے رہنا بھی ایک عظیم عبادَت ہے، جسے اِعْتِکاف کہتے ہیں۔ گاؤں اور دیہاتوں کے علاوہ شہر کے نئے اور کمزور علاقوں میں لوگوں کو دَعوَتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وَابَستہ کرنے کے لیے بروز جُمعہ یا اِتوار بَعدِ فَجر تا نمازِ جُمعہ یا حَسْبِ موقع عَصر تا مغرب **اِعتِکاف** کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔

❀ علاقوں سے جو اسلامی بھائی اطراف / گاؤں میں **یومِ تعطیل اِعْتِکاف** کے لئے جاتے ہیں، اِن کے ساتھ جامعۃُ المدینہ کے طلبہ کرام بھی شرکت کی سعادت حاصل فرمائیں تو مدینہ مدینہ ❀ جامعۃُ المدینہ سے جو طلبہ کرام نمازِ فَجر کے بعد کسی گاؤں میں جائیں، تو ان کے ساتھ کسی اُستاذ صَاحِب کی بھی ترکیب ہونی چاہئے ❀ اوّلاً سُنّتیں اور دُعائیں سیکھنے سکھانے کے حلقے لگائے جائیں ❀ نمازِ جُمعہ سے پہلے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی ترکیب ہو ❀ نمازِ جُمعہ کے بعد مَقامی لوگوں کے درمیان مَدَنی حلقہ اور بعدِ عَصر بیان کے بعد واپسی کی ترکیب ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی صَدَقات وخَیرات کا ذکر ہوتا ہے، ان کی فضیلت بیان

کی جاتی ہے تو عموماً ہمارے ذہن میں فوراً یہ تأثُّر قائم ہو جاتا ہے کہ اِن سے مراد وہی صَدَقات ہیں کہ جن کا تعلق مال کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ فضیلتیں بھی اسی صَدَقے کے ساتھ خاص ہیں، حالانکہ نبیِ کریم، رءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسے صَدَقات کا بھی ذِکر فرمایا ہے کہ جن میں مال و دولت خرچ کئے بغیر بھی صَدَقے کے فضائل حاصل کئے جاسکتے ہیں، اسی طرح بعض صَدَقات ایسے بھی ہیں کہ جن کا شمار زیادہ فضیلت والے صَدَقات میں ہوتا ہے۔ ان افضل صَدَقات میں مالی صَدَقات بھی شامل ہیں اور وہ بھی کہ جن میں مال خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ آیئے! پہلے اُن صَدَقات کے بارے میں سُنتے ہیں، جن میں مال خرچ نہیں کرنا پڑتا:

مال خرچ کئے بغیر صَدَقہ

اپنے بھائی کے لئے مسکرانا صَدَقہ ہے۔ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے روکنا صَدَقہ ہے۔ راستہ بھٹک جانے والے کی رہنمائی کرنا صَدَقہ ہے۔ کمزور نگاہ والے (یا نابینا) کی مَدَد کرنا صَدَقہ ہے۔ راستے سے پتّھر، کانٹا یا ہڈّی ہٹادینا صَدَقہ ہے۔ اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صَدَقہ ہے۔[1] قرض دینا صَدَقہ ہے۔[2] شر پھیلانے سے باز رہنا صَدَقہ ہے۔[3] دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا، جانور پر سوار ہونے یا سامان اُٹھانے میں کسی کی مَدَد کردینا، اچھی بات کرنا، نماز کی اَدائیگی کے لئے چلنا اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو دُور کرنا صَدَقہ ہے۔[4] دَرَخْت لگانا یا کھیت بونا، جس سے کوئی آدمی، پرندہ یا جانور کھائے یہ بھی صَدَقہ ہے۔[5]

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی صنائع المعروف، ۳/۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۳ ماخوذاً

2 ... شعب الایمان، باب فی الزکاة، فصل فی القرض، ۳/۲۸۴، حدیث: ۳۵۶۳ ماخوذاً

3 ... بخاری، کتاب الأدب، باب کل معروف صدقة، حدیث: ۶۰۲۲، ۴/۱۰۵ ماخوذاً

4 ... مسلم، کتاب الزکاة، باب بیان أن اسم الصدقة یقع ... الخ، حدیث: ۱۰۰۹، ص۵۰۴ ماخوذاً

5 ... مسلم، کتاب المساقاة والمزارعة، باب فضل الغرس والزرع، حدیث: ۱۵۵۳، ص۸۴۰

www.dawateislami.net

آیئے اب اُن صَدَقات کے بارے میں سُنتے ہیں، جنہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے افضل صَدَقہ ارشاد فرمایا ہے، یعنی اگر کوئی مسلمان ان صَدَقات کو اَدا کرلے گا، تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے افضل صَدَقے کا ثواب حاصل ہو جائے گا، اُن میں سے چند پیشِ خدمت ہیں:

افضل صَدَقات

تنگدست کا بقدرِ طاقت صَدَقہ دینا[1] تندرستی کی حالت میں صَدَقہ کرنا، مال کی حرص کے باوجود صَدَقہ کرنا اور اپنی محتاجی کا ڈر ہونے کے باوجود صَدَقہ کرنا افضل ترین صَدَقات میں سے ہے[2] اسی طرح کسی مسلمان کا علمِ دین سیکھنا، پھر اپنے اسلامی بھائی کو سکھانا۔[3] بھوکے کو پیٹ بھر کھانا کھلانا[4] رمضان میں صَدَقہ کرنا۔[5] کینہ رکھنے والے رشتے دار کو صَدَقہ دینا۔[6] رُوٹھے ہوئے مسلمانوں مسلمانوں میں صلح کرادینا۔[7] جائز سفارش کرکے کسی قیدی کو رہائی دِلادینا، کسی کا خون گرنے سے بچا لینا، اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ احسان کرنا۔[8] اور اچھی گفتگو کرنا۔[9]

یہ تمام افعال مختلف احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں افضل صَدَقات میں شُمار ہوتے ہیں، جن میں سے کچھ مالی اور کچھ غیر مالی صَدَقات ہیں، جن میں مال خرچ کئے بغیر ہی صَدَقے کا ثواب حاصل

---

1 ... ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب فی الرخصۃ فی ذالک، رقم:۱۶۷۷، ۱۷۹/۲ ملتقطاً
2 ... بخاری، کتاب الوصایا، باب صدقۃ عند الموت، ۲/۲۳۴، حدیث:۲۷۴۸ ماخوذاً
3 ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب: ثواب معلم الناس بالخیر، رقم:۲۴۳، ۱۵۸/۱ ماخوذاً
4 ... شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی اطعام الطعام ...الخ، ۲۱۷/۳، حدیث:۳۳۶۷ ماخوذاً
5 ... الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان ...الخ، حدیث:۱۵۴۵، ۳۴/۲ ماخوذاً
6 ... مستدرک، کتاب الزکاۃ، باب افضل الصدقۃ ...الخ، حدیث:۱۵۱۵، ۲۷/۲ ماخوذاً
7 ... الترغیب والترہیب، کتاب الادب، الترغیب فی اصلاح بین الناس، حدیث:۴۳۱۴، ۳۸۹/۳ ماخوذاً
8 ... شعب الایمان، باب فی تعاون علی البر والتقوی، حدیث:۷۶۸۲، ۶ ص ۱۲۴ ماخوذاً
9 ... شعب الایمان، باب فی تعاون علی البر والتقوی، حدیث:۷۶۸۴، ۶ ص ۱۲۵ ماخوذاً

www.dawateislami.net

ہو جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی عالمگیر غیر سیاسی، مسجد بھرو تحریک ہے کہ جو تبلیغِ دین کے تقریباً 102 شعبوں میں نیکی کی دھومیں مچانے میں سرگرمِ عمل ہے۔اِس نازُک دَور میں کہ جب باطل قوّتیں چاروں طرف سے پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے اور اُنہیں گمراہی کے گڑھے میں گرانے کی کوششوں میں مشغول ہیں، ایسے میں دعوتِ اسلامی اُمید کی کِرَن بن کر چمکی اور اِس مدنی تحریک نے اُمّت کی ڈُوبتی کشتی کو سہارا دینے، پوری دُنیا میں تعلیمِ قرآن و سُنّت کو عام کرنے، نُورِ قرآن سے سینوں کو سرشار اور اُمَّتِ مُصْطَفٰے کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے جذبے کے تحت مختصر عرصے میں بہت سے ملکوں اور شہروں میں مدنی منّوں اور منّیوں کے لئے سینکڑوں مدارِس بنام **"مدرسۃ المدینہ"** جبکہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعلیم و تربِیَت کیلئے جامعات بنام **"جامعۃ المدینہ"** کی بُنیاد رکھی، اِن میں بِلا مبالغہ ہزاروں طَلَبہ و طالبات قُرآن و سنت کی مفت تعلیم حاصل کرتے ہیں، جہاں پر اُنہیں زیورِ قرآن و علمِ دین نیز شرعی اور اخلاقی تربِیَت سے آراستہ کرنے کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کیا جاتا ہے، تاکہ دَورِ طالبِ علمی سے فراغت کے بعد قوم کے یہ حقیقی معِمار مُعاشرے کے بگاڑ کو سدھارنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اس مدنی مقصد کے تحت زندگی گزارنے والے بن جائیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ"**

یاد رکھئے! دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے یہ مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ دِینی فضیلت کے لحاظ سے بہت اہمیّت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کو قائم

www.dawateislami.net

رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مد میں سالانہ کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، جس کے لئے وقتاً فوقتاً مدنی چینل کے ذریعے بھی ٹیلی تھون (یعنی مدنی عطیات جمع کرنے کی مہم) کی بھی ترکیب ہوتی ہے، لہٰذا آپ سے بھی عرض ہے کہ طَلَبۂ علمِ دین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی و بقا اور مدارِس المدینہ و جامعات المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تَر بنانے کے لئے زکٰوۃ، فطرات ، صَدَ قات و خَیرات، نفلی عطیات اور عُشْر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمائیے بلکہ اپنے عزیزوں، پڑوسیوں اور دوست اَحباب پر انفرادی کوشش کرکے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب دِلائیے، ہمارے لَب ہلا لینے اور ہماری اِنفرادی کوشش سے اگر کسی کا مدنی ذہن بن گیا اور اُس نے اپنی زکوۃ، فطرات، صَدَ قات و خَیرات، نفلی عطیّات یا عُشْر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو مدنی کاموں کے لیے دے دیئے تو یہ ہمارے لئے بھی ثوابِ جاریہ کا ذریعہ بن جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہزاروں عاشقانِ رسول، مختلف انداز سے "تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے مالی معاونت کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے کسی کے ذہن میں سوال آئے کہ بھلا میں کس طرح اپنا حصہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے شامل کر سکتا ہوں؟

آیئے ایک بہت ہی آسان طریقہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس کے ذریعے غریب سے غریب بھی، دعوتِ اسلامی کے مدنی عطیات میں اپنا حصہ شامل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے، وہ کیا ہے، ''مدنی عطیات بکس (Box)'' کے ذریعے مالی تعاون۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ ''**مجلس مدنی عطیات بکس**'' کی طرف سے ایک بکس کی ترکیب کی گئی ہے، یہ مدنی عطیات بکس دُکانوں، کارخانوں، مارکیٹوں، شاپنگ مالز، میڈیکل اسٹورز اور دفاتر وغیرہ میں رکھنے کے ساتھ ساتھ گھروں میں بھی رکھا جاتا ہے، تاکہ ہم اپنی آسانی کے پیشِ نظر روزانہ کچھ نہ

www.dawateislami.net

کچھ رقم اُس بکس میں ڈالتے جائیں، جو دُکاندار ہیں وہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنے گاہکوں(Customers)پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب و فضائل بتاکرانہیں بھی اپنا حصہ شامل کرنے کی ترکیب کریں تو مدینہ مدینہ۔

مشورۃً عرض ہے کہ ہم روزانہ کی ایک رقم مخصوص کرلیں مثلاً 5 روپے ہی سہی، پھر اس کے مطابق ہم روزانہ اپنا حصہ ڈالتے جائیں اور مجلس مدنی عطیات بکس کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق یہ مدنی عطیات جمع بھی کروادیں۔ جو دُکانوں وغیرہ پر بکس رکھا جاتا ہے، اس کو "مدنی عطیات بکس" اور جو گھروں میں بکس رکھا جاتا ہے، اُسے "گھریلو صدقہ بکس" کہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی بے شک نیکی کی راہ دکھانے والا، نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ (1)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا اور مشورہ دینے والا، سب ثواب کے حقدار ہیں۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے صَدَقے کے فضائل سُننے کی سعادت حاصل کی۔

- اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صَدَقہ و خَیرات کرنے کی برکت سے مال کے جلنے، ڈوبنے اور چوری ہوجانے سے حفاظت ہوتی ہے۔
- صَدَقہ و خَیرات کرنے کی برکت سے رزق میں کشادگی آتی ہے۔

1...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء الدال علی الخیر کفاعلہ، ۴/۳۰۵، حدیث: ۲۶۷۹

2...مرآۃ المناجیح، ۱/۱۹۴، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

❖ صَدَقہ و خَیرات کرنے کی برکت سے آفات وبَلِیّات سے نجات ملتی ہے، بُری موت ٹلتی ہے نیز بڑائی اور فخر کی باطنی بیماری دُور ہوتی ہے۔

❖ صَدَقہ، قبر کی گرمی سے حفاظت، عمر میں بَرَکت، جہنم سے آزادی، قربِ الٰہی کے حُصول اور جنّت کی جانب ہدایت ور ہنمائی کا موثّر ترین ذریعہ ہے،

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ حُصولِ ثواب کیلئے حسبِ توفیق اپنی پسندیدہ چیزیں اخلاص کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ضرور صَدَقہ کیا کریں اور بُخل سے ہر دَم بچتے رہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ صَدَقے اور دیگر نیک کاموں میں کوتاہی کرتے کرتے ہمارے مَعاشی حالات ایسے موڑ پر آجائیں کہ ہم چاہنے کے باوُجُود بھی صَدَقات وخَیرات نہ کر سکیں یا پھر موت ہی آجائے اور ہمیں ایسے حَسرت وپچھتاوے میں مُبتلا کردے، جس کا کوئی حاصل نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صَدَقہ صرف مالی تعاون کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کسی مسلمان کے سامنے مسکرادینے، نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے روکنے، راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹادینے اور مسلمانوں میں صلح کروا دینے وغیرہ کے ذریعے کوئی پائی پیسہ خرچ کئے بغیر بھی صَدَقے کا ثواب کمایا جاسکتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خُوش دلی کے ساتھ اپنی راہ میں وقتاً فوقتاً صَدَقہ و خَیرات اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبَّت کی

اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۷)

❀ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص 2 چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، (اب) وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[2] ❀ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم چلتے تو کچھ آگے جھک کر چلتے، گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[3] ❀ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ❀ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُر وَقار طریقے سے چلئے۔ ❀ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ❀ راستے میں 2 عورتیں کھڑی

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... مُسلِم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم التبختر فی المشی... الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً

3 ... الشمائل المحمدیة للترمذی، باب ماجاء فی مشیة رسول الله، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

www.dawateislami.net

ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[1]

❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے ہوئے چلتے ہیں، یہ بالکل غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور منرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لاتیں مارنا بھی بے اَدَبی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار
سنّتوں کی تربیَت کے قافِلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو
پاؤ گے راحتیں ، قافلے میں چلو
سنّتیں سیکھنے ، تین دن کے لیے
ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو

1 ۔۔۔ ابوداود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

www.dawateislami.net

پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظَّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔ (4)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

4...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net

(رجب المرجب کے ہر ہفتہ وار اجتماع میں یہ دُعا پڑھائی جائے)

رَجَب میں یہ دُعا پڑھنا سُنّت ہے! جب رَجب کا مہینا آتا تو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا پڑھتے تھے: **اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔**

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو ہمارے لیے رَجب اور شعبان میں بَرَکتیں عطا فرما اور ہمیں رَمضان تک پہنچا۔ (اَلمُعجَمُ الاَوسَط لِلطَّبَرانی ج3ص85حدیث3939)